بسمہ سبحانہ وبذ کر ولیہ

بنات النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

میر مراد علی خان

وعن ابن عباس و کان عمر رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم حین تزوج خدیجة خمسا و عشرین سنة کان عمرھا ثمانیا و عشرین۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ و آلہ نے حضرت خدیجہؓ سے عقد فرمایا تو آپؐ کا سن ۲۵ سال تھا اور حضرت خدیجہ ۲۸ سال کی تھیں۔البدایة والنھایة اردو جلد ۵ ص ۵۰۵ نفیس اکڈیمی۔ البدایة والنھایة (عربی) سنة احدی عشرة ج۵ ص ۲۹۱۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۳۲

و کانت خدیجة أسن مني بسنتین ولدت قبل الفیل بخمس عشرة وولدت أنا قبل الفیل بثلاثة عشرة سنة۔طبقات ابن سعد (عربی) ج۸ ص ۱۲؛ تاریخ دمشق ابن عساکر ج۳ ص ۶۹۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ و آلہ نے خدیجہؓ مجھ سے دو برس بڑی تھیں اور ۱۵ سال قبل واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوئیں تھیں اور میری ولادت ۱۳ سال قبل واقعہ فیل سے ہوئی تھیں ۔طبقات ابن سعد ج۸ ص ۳۲۔

کانت خدیجة أمرأة باکرہ کہ حضرت خدیجہؓ رسول اللہ ﷺ و آلہ و سلم سے جب عقد ہوا وہ باکرہ تھیں دلائل النبوة اسمعیل بن محمد الفضل التیمی الأصبھانی دار طیبة الریاض ۔ جلد ۱ ص ۱۷۸۔

نبی ﷺ و آلہ و سلم کی چار بیٹیوں کے قائل ہیں وہ دلیل میں سورۃ احزاب کی آیت ۵۹ پیش کرتے ہیں:یایھا النبی قل لازواجک و بناتک ونسآء المؤمنین یدنین علیھن من جلا بیبھن۔اے نبیؐ! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں کو اور مومنین کی عورتوں کو فرمادیں کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر ڈال لیا کریں۔چونکہ اس آیت میں لفظ ''بیٹیوں'' آیا ہے اس سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ و آلہ کے ایک سے زائد بیٹیاں تھیں۔

اس سلسلے میں چند دلائل ملاحظہ فرمائے۔اس آیت کریمہ میں لفظ بنات صیغہ جمع کا ہے اور عربی قاعدہ کے لحاظ سے صیغہ واحد موجودہ لفظ کے لحاظ سے بنت ہو گا، اور اگر دو ہوں تو صیغہ تثنیہ بنتین جیسے ثقلین ، مرتین وغیرہ، اور دو سے زائد ہوں جمع کا صیغہ بنات ہو گا۔ کسی بھی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ اس آیت کے نزول کے وقت تین بیٹیاں زندہ تھیں۔ سب سے پہلی جو بیٹی مشہور ہے وہ رقیہ ہیں ان کی وفات ۲ ہجری، زینب ۶ یا ۸ ہجری اور ام کلثوم ۹ ہجری اور یہ آیت نازل ہوئی ۹ ہجری ۔

مزید یہ کہ قرآن مجید کے سورہ ھود آیت ۷۸ قال یقوم ھؤلآء بناتی ھن اطھرلکم : کہ جب قوم لوط سے حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا:اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ پاکیزہ ہیں تمھارے لئے۔تمام مفسرین اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ فرمایا سعید بن جبیرؒ نے کہ بناتی سے مراد قوم کی ساری عورتیں ہیں۔ اس لئے کہ ''و کل نبی أبو أمته'' ہر نبی اپنی اُمت کا

باپ ہوتا اور اس کے لئے سعید ابن جبیرؒ نے ابی کعبؓ کی قرأت کا حوالہ دیا کہ سورہ احزاب کی آیت ۶ النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه اُمهاتهم "وهو اب لهم"۔ بھی آیا ہے۔ تفسیر طبری ج ۱۵ ص ۱۴۴؛ ابن کثیر ج ۴ ص ۷۳۳؛ تفسیر البغوی ۴ ص ۱۹۲؛ اشرف علی تھانوی ترجمہ۔

فخر الدين رازی تفسير كبيرج۸نس۲۷ ۴۲۷ تفسير والضحي: فاما اليتيم فلا تقهر: وروي نزلت حين صاح النبي صلي الله عليه وآله علي ولد خديجة۔ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم ﷺ حضرت خدیجہ کی اولاد پر ناراض ہوئے۔ اگر جناب خدیجہؑ کے اِن بچوں کے باپ حضورؐ اکرم تھے تو یتیم کیوں فرمایا؟۔

سورہ نساء تفسیر ۲۳ آیت وَرَبَائِبُكُمُ اللاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۔وهو متعلق بربائبكم كما تقول : بنات رسول الله صلى الله عليه وسلم من خديجة:تفسير النيشابوري ج ۲ باب ۳۲ ص ۴۶۹ من نسائكم اللاتي دخلتكم ؛تفسير الكشاف ج ۱ ص ۳۹۵ سوره النساء تفسير اللباب ابن عادل ابو حفص سراج الدين متوفی ۷۷۵ ہجری۔

تفسیر بیضاوی میں ہے کہ بنات سے مراد ہر صنف نازک ہے جس کا نسب پیغمبر تک پہنچتا ہے۔ ایک پشت ہو یا چند پشت کے فاصلے سے اور وہ دختری ہو یا پسری۔ جس طرح ماں اور دادی اور دادی کی ماں امہات میں داخل ہیں اسی طرح بیٹی نواسی پوتی وغیرہ بنات میں داخل ہیں۔ لہذا قیل بناتک کہنا خصوصی ہے حضرت فاطمہؑ اور اُن کی اولاد اور اولاد کے لڑکیاں شامل ہیں۔ غرائب القران ج ۱ س ۴۱۸

مدعیان چار بیٹیاں تین روایات کتب شیعہ سے پیش کرتے ہیں۔

روایت اول حیات القلوب علامہ مجلسیؒ جلد دوم ص ۸۷۰ سے کہ قرب الاسناد میں بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ و آلہ کی اولاد حضرت خدیجہؑ سے طاہر قاسم، فاطمہؑ، ام کلثوم، رقیہ اور زینب متولد ہوئے۔

جواب: اس روایت کی سند یوں ہے۔ روی الحمیری فی قرب الاسناد عن هارون بن مسلم عن مسعده بن صدقة عن جعفرؑ عن ابیه علیها السلام اس سند میں ایک راوی حمیری ہے جو شارب الخمر ہے انه کان یشرب الخمر رجال مامقانی جلد اول ص ۱۴۲۔ یعنی وہ ہمیشہ شراب پیتا تھا۔ دوسرا راوی اس سند روایت میں مسعده بن صدقه جس کا تعلق اہل سنت کی بتری جماعت سے رجال مقامانی جلد ۳ ص ۲۱۲۔

دوسری روایت انھیں راویوں سے اسی کتاب کے حوالے سے ص ۸۱۷ بسند صحیح ابن ادریس روایت کردہ است از امام محمد باقر علیہ السلام کہ: رسول دختر بدو منافقان داد۔ یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ آلہ نے دو لڑکیاں دو منافقوں کو دیں۔ ایک کا نام ابوالعاص اور دوسرے کا نام تقیتہً ترک کر دیا (یعنی حضرت عثمان)

بجائے چار بیٹیاں ثابت کرنے کہ حضرت عثمان پر منافق ہونے کا الزام عائد ہو گیا۔
اس روایت میں ابن ادریس روای کاذب ہے اور یہ کہ اس روایت میں یہ کب کہا گیا کہ ''اپنی بیٹی''۔اور یہ کہ اس روایت میں چار بیٹیاں کہاں بتلایا گیا۔

صھر رسول:۔

تیسری دلیل دی جاتی ہے وہ نھج البلاغہ کا خطبہ ۱۶۲ ہے۔حضرت عثمان کے دور خلافت میں جب حکومت اور اُس کے کارندوں کے ستائے ہوئے اکابر صحابہ جناب امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے پاس آئے آپ سے خواہش کی کہ حضرت عثمان کو نصیحت کریں چنانچہ آپ نے اس خطبہ میں گفتگو کو خوشگوار بنانے کے لئے وہ لب ولہجہ اختیار کیا جو اشتعال دلانے کے بجائے حضرت عثمان میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرے۔چنانچہ اُن کی صحابیت شخصی اور شیخین کے مقابلے میں پیغمبر ﷺ و آلہ سے خاندانی قرابت کو ظاہر کرنے سے اُسے فرض شناسی کی طرف متوجہ کرنا مقصود تھا۔اس لئے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: و صحبت رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله كما صحبنا . و ما ابن أبي قحافة و لا ابن الخطّاب بأولى بعمل الحقّ منک . و أنت أقرب إلى رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله و سلّم وشيجة رحم منهما .و قد نلت﴿ من صهره ما لم ينالا﴾. جس طرح ہم رسول اللہ کی صحبت میں رہے تم بھی رہے اور حق پر عمل پیرا ہونے کی ذمی داری ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب پر اس سے زیادہ نہ تھی جتنی کی تم پر ہونا چاہئے اور تم تو رسولؐ سے خاندانی قرابت کی بنا پر اُن دونوں (یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر) سے قریب تر بھی ہو اور اُن کی ایک طرح کی دامادی بھی تمھیں حاصل ہے کہ جو اُنھیں حاصل نہ تھی۔

واضح رہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا من صھرہ یہ لفظ من تبعیض کا لفظ ہے جو لفظ خاص سے مختلف ہے جس کے معنی بعض کے ہیں اگر اصلی داماد ہوتے تو من کیوں فرماتے۔جیسا السلمان منّا اھل البیت اس منا کہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ کہنے والے کی نسل میں داخل ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں سورہ ابراہیم آیت ۲۶ حضرت ابراہیم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں فمن تبعنی فانه منی کے جس نے میری پیروی کی تو وہ مجھ سے ہے۔

سورة الفرقان: آية ۵۴ :وَهُوَ الَّذِى خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً وَكَانَ رَبُّکَ قَدِيراً
اور وہی تو ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر اُس کے خاندان اور سسرال والا بنادیا اور آپ کا پرورد گار بہت زیادہ قدرت والا ہے۔

آخرها أخبرني أبو عبد الله القسايني قال أخبرنا أبو الحسن النصيبي القاضي قال أخبرنا أبو بكر السبيعي الحلبي

قال حدثنا علی بن العباس المقانعی قال حدثنا جعفر بن محمد بن الحسین قال حدثنا محمد بن عمرو قال حدثنا حسین الأشقر قال حدثنا أبو قتیبة التیمی قال سمعت ابن سیرین یقول فی قول الله سبحانه وتعالی وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال نزلت فی النبی صلی الله علیه وسلم وعلی بن أبی طالب زوج فاطمة علیا وهو ابن عمه وزوج ابنته فکان نسبا وصهرا .الثعلبی

ثعلبی اور دیگر مفسرین کہتے ہیں کہ مذکور آیت کریمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی اور اُن کی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے شوہر تھے۔اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نسب اور صہر ہوئے۔ **تفسیر الثعلبی**

نسب اور صہر میں فرق یہ ہے کہ نسب وہ قرابت ہے جس سے خاندانی رشتہ چلتا ہے۔اور نسل کا سلسلہ قائم ہوتا ہے۔اور صہر وہ قرابت ہے جو عورتوں سے چلتی ہے اور اس سے سسر اور دامادی کا رشتہ قائم ہوتا ہے۔چنانچہ زمخشری نے اس آیت کریمہ کی تفسیر لکھتے ہیں بشر کی دو قسمیں ہیں:(۱)ذوی نسب یعنی مرد کہ جن سے نسب چلتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں یا فلاں بنت فلاں (۲)ذوات صہر:یعنی عورتیں کہ جن سے سسرالی رشتہ چلتا ہے۔(تفسیر کشاف)۔چنانچہ صہر کے معنی داماد، خسر اور بہنوئی سب آتے ہیں، صہر کی جمع اصہار ہے (لغات القرآن نعمانی ج ۴ ص ۵۴)

روی أبو سعید في شرف النبوة أن رسول الله ﷺ وآلہٖ قال لعلی، أتیت ثلاثا لم یؤتهن أحد ولا أنا، أوتیت صهراً مثلي ولم أتیت أنا مثلک،أو أتیت زوجة صدیقة مثل ابنتي، ولم أؤت مثلها زوجة وأتیت الحسن والحسین من صلبک، ولم أؤت من صلبي مثلهما۔ ولکنکم مني وأنا منکم۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے:یا علیؑ تمہیں اللہ نے تین فضیلتیں ایسی عطا کی ہے کہ وہ کسی اور کو نہیں عطا ہوئی حتیٰ کہ مجھ کو بھی نہیں ایک یہ کہ تم کو مجھ جیسا سسر ملا مجھے ایسا سسر نہیں ملا، تمہیں زوجہ صدیقہ میری بیٹی ملی جو مجھ کو بھی (ایسی صدیقہ) نہیں ملی، تمھیں حسنؑ اور حسینؑ تمہاری صلب سے عطا کئے گئے اور میری صلب سے ایسی اولاد نہیں ہوئی۔

وأخرج معناه في مسنده وزیادة في لفظه:یا علی، أعطیت ثلاثا لم یجتمعن لغیرک، مصاهرتی، و زوجک ولدیک،والرابعة لولاک ما عرف المؤمنون۔ ریاض النضرة المحب الطبری جلد سوم ص ۱۷۲۔ ۱۷۳ دارلکتب العلمیة بیروت۔

اور ایک روایت ہے کہ فرمایا رسول للہ ﷺ وآلہٖ وسلم نے:یا علیؑ تمھیں اللہ نے تین ایسی عطیے دئے ہیں جو کسی کو ایک وقت میں میسر نہیں، میری دامادی، اور تمہاری جیسی زوجہ اور تمہارے جیسی اولاد (یعنی حسن اور حسین علیھما السلام)۔اے علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو مومنین کا تعارف نہ ہوتا۔

يا على إن الله أمرنى أن أتخذک صهرا۔ذخائر العقبي ج ۱ ص۸٦؛سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي المؤلف : العصامي ج ۲ ص ۲۰ **فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ وسلم نے یا علیؑ! اللہ نے مجھے تمھیں داماد بنانے کا حکم دیا ہے۔**

خطبہ نکاح وإن الله تبارک اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة سببا لا حقا۔

یہ خطبہ عقد آنخضرت ﷺ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھما کے وقت پڑھا۔ کوئی تاریخ نہیں بتلاتی کہ کسی اور بیٹیوں کے لئے آپؐ نے کوئی خطبہ پڑھا ہو یا شرکت کی ہو۔

وعن عمر رضی اللہ عنه وقد ذكر عنده علیؑ قال ذلک صهر رسول الله نزل جبريل فقال يا محمد (ﷺ وآلہٖ وسلم) إن الله يأمرک أن تزوج فاطمة ابنتک من علی۔ ذخائر العقبى ج ١ ص ٢٩۔

اور حضرت عمر سے روایت ہے کہ ان کے سامنے حضرت علیؑ کا ذکر ہوا تو اُنھوں نے فرمایا کہ وہ رسولؐ کے داماد تھے اور جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ: یا محمد ﷺ وآلہٖ! اللہ نے آپ کو آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیھا) کا عقد حضرت علی (علیہ السلام) سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

ربيعة بن الحارث فقال والله ما تصنع هذا إلا نفاسة منک علينا فوالله لقد نلت صهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فما نفسناه عليک صحيح مسلم کتاب الزكاة باب تھریم الزکوٰۃ علی رسول اللّٰہ ﷺ وعلٰی الہٖ بنو ھاشم و بنو المطلب حضرت علی سے ربیعہ بن حارث نے کہا واللہ! آپ نے جو شرف رسول اللہ ﷺ وآلہ کی دامادی کا پایا ہے تو ہم اس بات کا حسد نہیں رکھتے۔اردو شرح مسلم نووی جلد سوم ص ۹۳۔

اولاد نبی ﷺ وآلہ کے بارے میں مورخین لکھتے ہیں کہ سوائے حضرت قاسم فرزند رسول کے تمام اولاد بعد اعلان رسالت ہوئی۔

ولادتیں:-

ہنداور زینب کے بارے میں فولدت له هند بن ابى هالة و زينب بنت ابى هالة **سیرت ابن ہشام ج ۴ ص ۱۰۵۸**

ہند بن ابی ہالہ ،اور زینب بنت ابی ہالہ ہیں۔

كلهم ولدوا بعد النبوة سيرة الحلبية (عربی) ج۳ ص ۳۹۲ باب ذكر نبذ من معجزاته ۔ **تمام اولاد نبی ﷺ وآلہ اعلان نبوت کے بعد پیدا ہوئی۔** و عن الزبير بن بكار۔ قال ولد للنبیؐ القاسم ، وهو أكبر ولده ثم زينب ، ثم عبدالله وكان يقال له الطيب و يقال له الطاهر ولد بعد النبوة و مات صغيرة، أم كلثوم ، ثم فاطمةؑ ، ثم رقية ۔ مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۱۷۔ الاستيعاب ج۴ ص ۳۸۰ حالات حضرت خديجه؛تفسير قرطبى تفسير سورة الاحزاب آيت ۵۹ ص۲۱۴؛ البداية والنهاية سنة احدى عشرة ج۵ ص ۳۰٦۔ **اردو جلد ۵ ص ۵۲۸ نفیس اکڈیمی۔**

زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ و آلہ کے صاحبزادے قاسم پیدا ہوئے اور بڑے بیٹے تھے، پھر عبداللہ کی ولادت ہوئی اور انھیں طیّب کہاجاتا ہے، اور انہی کو طاہر بھی کہاجاتا ہے وہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں مر گئے پھر ام کلثوم پھر فاطمہؑ پھر رقیہ پیدا ہوئیں۔

وكان لرسول الله ﷺ وآلہ وسل من الولد القاسم و به كان يكنى ولد له قبل أن يبعث ﷺ وآلہ وسلم، و عبد اللّٰه و هو الطيب والطاهر، سمي بذلک لأنه ولد فی الاسلام وزينب ،و ام كلثوم، رقية و فاطمةؑ و أمهم خديجة بنت خويلد۔ فمات قام و هو اول ميت من ولدهﷺ وآله وسلم بمكة ثم مات عبد اللّٰه فقال عاص انقطع نسله فهو ابتر۔ طبقات ابن سعد (عربی) ج۳ ص۷؛ ابن عساکر ج۳ ص۱۲۵۔

طبقات ابن سعد حصہ دوم ص۱۹۷: رسول اللہ ﷺ و آلہ وسلم کی اولاد میں قاسم تھے جن کی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم ہوئی۔ بعثت سے پہلے پیدا ہوئے، ایک فرزند عبداللہ تھے، وہی طیب وطاہر تھے اُن نام یہ اس لئے رکھا گیا کہ آپ اسلام میں (بعثت کے بعد) پیدا ہوئے، اور چار بیٹیاں زینب، ام کلثوم، رقیہ اور فاطمہؑ (سلام اللہ علیہا) تھیں۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ و آلہ وسلم کے ولد اکبر قاسم تھے اُن کے بعد زینب پھر عبداللہ، ام کلثوم، فاطمہؑ (علیہا السلام) قاسم کا انتقال ہو گیا۔ آپؐ کی اولاد میں سے مکہ میں سب سے پہلی میت آپ کی تھی بعد عبداللہ کا انتقال ہوا تو عاص بن وائل نے کہا تھا کہ نسل منقطع ہو گئی یہ ابتر ہے (بے نام ونشان) ہو گئے۔ اس پر اللہ نہ یہ آیت نازل فرمائی ان شانئک ھوالابتر۔ ابن عساکر ج ۳ ص ۱۲۵

صحيح مسلم ج ۱ ص ۱۳۳ باب في قوله تعالى : وأنذر عشيرتک الأقربين ؛قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على الصفا فقال يا فاطمة بنت محمد يا صفية بنت عبد المطلب يا بني عبد المطلب لا أملک لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم دعوت ذوالعشیرۃ کے باب میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ و آلہ نے اعلان کیا کہ اے فاطمہؑ بنت محمدؐ اور اے صفیہؓ بنت عبد المطلب اور بنی عبد المطلب کہ تو میرے مال سے جو چاہے مانگ لے پر اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اس روایت میں آنحضرت ﷺ و آلہ نے صرف حضرت فاطمہؑ کا ہی نام لیا ہے۔ مسند احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۳۳ اور کئی کتابوں میں مذکور ہے۔

صاحبان بصیرت کے لئے ایک لمحہ فکر: بعثت کے ساتوں (۷) رسول اللہ ﷺ و آلہ وسلم مع خدیجہؑ اور دیگر بنی ہاشم کے شعب ابی طالب میں تین سال تک محصور رہے اور کوئی روایت نہیں ملے گی کہ اس عرصہ میں حضرت خدیجہؑ سے کوئی اولاد ہوئی ہو۔ یعنی جتنی بھی ولادتیں ہوئیں وہ ان سات برسوں کے درمیان ہی ہوئیں۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ان سات برسوں میں حضرت خدیجہؑ سے پانچ بچے پیدا ہوئے ہوں اور اُن کی شادی بھی ہو چکی ہو اور اعلان رسالت سے ناراض ہو کر اُن کے شوہروں نے

اُن کو طلاق بھی دی ہو؟۔

كانت ولدت له هند بن أبي هالة فتجوزها رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده ولم ينكح عليها امرأة حتى ماتت و ربي ابنها هندا وكان ربيبه و كان يقول **أنا أكرم الناس أبا وأما وأخا وأختا أبي رسول الله صلى الله عليه وسلم و أمي خديجة وأختي فاطمة و أخي القاسم و ولد لهند ربيب رسول الله صلى الله** عليه وسلم أبن سماه هندا المعارف ابن قتيبة ص-۱۳۳ ؛سبل الهدى والرشاد ؛ الصالحي الشامي ج ۱ ص ۱۵۹ ؛ السيرة الحلبية - الحلبي - ج ۱ ص ۲۲۹ (عربی)؛ فاطمة والمفضلات من النساء - عبد اللطيف البغدادي ص ۶۴ ويقال : إن هند شهد بدرا مع النبي (ص) وبعده لازم عليا أمير المؤمنين (ع) حتى قتل شهيدا بين يديه يوم الجمل ؛ ربيع الابرار زمخشری ج ۲ ص ۴۵۷ سلسله ۴۲۔

ابو ہالہ کے یہاں ایک لڑ کا ہوا اُس کا نام بھی ہند تھا اس طرح یہ ہند ابن ہند تھے، یہ ہند بن ہند کہا کرتے تھے: میں باپ، ماں بھائی اور بہن کے لحاظ سے سب زیادہ معزز اور شریف انسان ہوں ۔ میرے والد رسول اللہ ﷺ ہیں ، اس لئے کہ آنخضرت ﷺ نے اس کی والدہ حضرت خدیجہ سے شادی کر لی تھی۔ میری والدہ حضرت خدیجہ ہیں، میرے بھائی قاسم اور میری بہن فاطمہؑ ہیں۔ یہ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے۔ سیرۃ حلبیہ ج ا ص ۴۴۴ (اردو)

ابو ہالہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ وہ سب سے مکرم ہیں اُن کے باپ رسولؐ اکرم ہے اور ماں خدیجہؑ ہیں اور قاسم بھائی ہیں اور صرف ایک بہن کا ہی نام لیا وہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام ہیں۔ (جس طرح رسول اللہ ﷺ و آلہ بربنائے ربوبیت باپ ہیں اُسی طرح حضرت خدیجہؑ بربنائے ربوبیت ماں ہوئیں)۔

تفسیر بیضاوی ج ۳ ص ۹۰ سورہ ھود: ونادى نوح ابنه كنعان وقرء على ابنها وكان ربيبه۔ المحرر الوجيز ابو محمد عبدالحق ج ۳ ص ۱ ۴۳؛ تفسير حقى ج ۵ ص ۴۲۲؛ تفسير ابو سود ارشاد العقل ج ۳ ص ۳۵۱؛ تفسیر مدارک میں ہے کہ وكان ربيبا له؛ فخر الدين رازی تفسير كبير ج ۸ ص ۴۱۲ لکھتے ہیں لفظ [يابني] وصرف هذا اللفظ إلى أنه رباه۔ اس لئے کہ وہ ربوبیت کی وجہ سے۔

حدثني أبو أسامة الحلبي قال : ، ثنا حجاج بن أبي منيع قال : ، ثنا جدي عن الزهري قال » : رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها عثمان بن عفان في الجاهلية ـالكتاب : الكنى والأسماء للدولابي ج 1ص71۔ یعنی رقیہ بنت رسول کا ازدواج عثمان بن عفان سے ان کے اسلام لانے سے قبل ہوا۔ یعنی حضرت عثمان کا جب رقیہ سے ازداج ہوا اس وقت وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ علامه جلال الدين سيوطى تاريخ خلفاء وتزوج رقيه قبل النبوه۔

رقیہ کا نکاح حضرت عثمان سے قبل بعثت ہوا تھا۔ چونکہ قبل ہجرت رقیہ کا ہجرت حبشہ ہوا تھا۔ مگر اس سے قبل کسی کتاب

سے یہ ثابت نہیں کہ رقیہ یا ام کلثوم یا حضرت عثمان رسول کے ساتھ کبھی نماز پڑھی ہو۔ بکثرت اسلام کے نام نہاد خلفاء اور اُن کے ہوا خواہ حتیٰ کہ معاویہ، ویزید تک کے فضائل کتب صحاح میں مندرج ہیں لیکن ان صاحبزادیوں کے فضائل کا کہیں پتا نہیں۔ کئی ایسے واقعات ہیں جہاں رسول اللہ ﷺ و آلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ صرف حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ذکر ہے۔

چند مثالیں:-

بکثرت کتب اہلسنت سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ و آلہٖ پیر کے دن مبعوث بہ رسالت ہوئے اور اُسی دن حضرت خدیجہؑ اور اُم ایمن زوجہ زید بن حارثہ مشرف باسلام ہوئیں اور منگل کے دن بعقیدہ اہلسنت حضرت علیؑ مسلمان ہوئے۔ لیکن رقیہ، زینب وام کلثوم کے قبول اسلام کی کوئی تاریخ یا کیفیت کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ اگر یہ لڑکیاں صلبی بنات پیغمبرؐ تو کیا بطن حضرت خدیجہ سے بھی ہوتیں تو اُن کے قبول اسلام کی بھی تاریخ ضرور لکھی ہوتی۔

خانہ کعبہ میں ابوجہل نے جب پیغمبرؐ کے سجدہ صلواۃ میں اونٹ کی غلاظت آپؐ کے پشت پر رکھی اسوقت کوئی ان بیٹیوں میں سے نہیں آیا سوائے حضرت فاطمہؑ۔

جنگ احد میں پیغمبر ﷺ و آلہٖ وسلم کے جب زخمی ہوئے اور آپؐ کے قتل کی شہرت ہو گئی تو اس میدان میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پہونچیں اور حضرت علیؑ پانی سپر میں لا رہے تھے اور حضرت فاطمہؑ زخم دھوتی تھیں اور خون بند نہیں ہوا تو آپؑ نے بوریا جلا کر زخموں پر رکھا جب خون بند ہوا۔ اُس وقت کوئی اور صاحبزادی حاضر نہیں تھیں۔